28۔السنن الترمذی، باب ماذکر عن رسول اللہ ﷺ فی الصلح بین الناس، حدیث نمبر1352

29۔سورہ الشورہ: 40:42

30۔سورہ البقرۃ: 237:2

31۔الصحیح مسلم: باب المسلم من سلم المسلمون، رقم: 48

32۔بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، باب القتل الذی ھو فی معنی القتل، ج16، ص424

33۔الاشباہ والنظائر لابن نجیم، باب الاولیٰ الضرورات، ج1، ص85

34۔السنن الترمذی، باب ماذکر عن رسول اللہ ﷺ فی الصلح بین الناس، حدیث نمبر1352

35۔سورہ النساء: 29:4

36۔الصحیح مسلم: باب المسلم من سلم المسلمون، رقم: 48

37۔سورہ الشوریٰ: 43:42

38۔الصحیح مسلم: باب المسلم من سلم المسلمون، رقم: 48

39۔سورہ الطلاق، 65:2

40۔سورہ الشوریٰ: 40:42

41۔سورہ بنی اسرائیل: 23:17

42۔سنن ترمذی، باب ماجاء فی برالوالدین، رقم: 1959

43۔السنن الترمذی، باب ماذکر عن رسول اللہ ﷺ فی الصلح بین الناس، حدیث نمبر1352

44۔ صحیح البخاری، باب عقوق الوالدین من الکبائر، رقم: 5631

45۔سورہ المائدہ: 2:5

46۔ صحیح مسلم: باب المسلم من سلم المسلمون، رقم: 48

47۔ صحیح مسلم، باب نہی عن التخلی فی الطریق، رقم: 641

48۔ایضا: باب نہی عن الجلوس فی الطریق، رقم: 5685

49۔سورہ الشوریٰ: 40:42

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1۔سورہ الحجرات:9:49
2۔الترغیب والترہیب،امام حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی،المنذری،(م656) دارالکتب العلمیہ، کتاب الادب،رقم،4259
3۔ سنن ابی داود،، باب فی اصلاح ذات البین،مکتبہ، داراحیاء التراث العربی بیروت باب اصلاح ذات البین،رقم4919
4۔السنن ابن ماجہ: باب کتاب النکاح۔رقم1977
5۔سورہ النساء:19:4
6۔السنن ابن ماجہ، باب الرجل یضع خشبۃ علی جدار جارہ،رقم،2340
7۔سورہ النساء:35:4
8۔سورہ النساء:4آیت128
9۔الصحیح مسلم: کتاب الامارۃ،رقم،1841
10۔بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،ج7،ص233
11۔سورہ النساء:92:4
12۔سورہ البقرۃ:178:2
13السنن الترمذی، باب ماذکر عن رسول اللہ ﷺ فی الصلح بین الناس،حدیث نمبر1352
14۔سورہ النور:27:24
15۔الصحیح مسلم: باب تحریم ظلم المسلم،رقم2564
16۔الصحیح البخاری: رقم:7662
17۔ صحیح مسلم: باب تحریم الظلم رقم،2577
18۔سورہ الطلاق،65:2
19۔سورہ النساء:19:4
20۔سورہ النسا:3:4
21۔ سنن ابی داود، باب فی القسم بین النساء،رقم:2133
22۔ سنن ابی داود، باب من یاخذ الشی،رقم:5004
23۔سورہ النساء:59:4
24۔الصحیح البخاری، باب اذا غضب جاریۃ،رقم:6566
25۔الاشباہ والنظائر، باب الشہادۃ علی فعل النفس،ج2،ص479
26۔سورہ النساء:4آیت128
27۔سورا الحجرات:10:49

"وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ"([52])

ترجمہ "اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ لہٰذا کمپنی کے جنریٹر سے ناجائز فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

3۔ امانت میں خیانت کی بھی ممانعت بھی آئی ہے"

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا([53])

ترجمہ "مسلمانو اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔

4۔ حدیث میں نقصان نہ پہنچانے کا اصول اس طرح بیان کی گئی ہیں "آپ ﷺ نے فرمایا"

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ([54])

ترجمہ "نہ خود نقصان اٹھاؤ، نہ دوسرے کو نقصان پہنچاؤ۔

لہٰذا کمپنی کو نقصان پہنچانا اور عوام کو نیٹ ورک کے سلسلے میں تکلیف میں مبتلا کرنا حرام ہیں۔

5۔ کسی کی ملکیت میں ناجائز تصرف کرنا حرام ہے جنریٹر کمپنی کی ملکیت ہے اس سے بغیر اجازت یا زیادتی سے فائدہ اٹھانا غصب میں شمار ہوگا۔

فقہ کا اصول ہے جس نے نقصان کیا وہ اس کا ضامن ہوگا۔

"من اتلف شیئا فھو لہ ضامن ([55])"

ترجمہ "جس نے کسی چیز کو نقصان پہنچایا وہ اس کا ذمہ دار ہے۔

نتائج البحث:

1. اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آپس کے جھگڑوں اور اختلافات کا بہترین حل صلح و مصالحت ہے۔
2. قرآنِ مجید نے بھی مسلمانوں کو صلح کے ذریعے مسائل حل کرنے کی تلقین کی ہے، تاکہ معاشرے میں امن اور بھائی چارہ قائم رہے۔
3. ضلع باجوڑ میں لوگ اپنے تنازعات کے حل کے لیے مختلف قسم کی کمیٹیوں اور جرگوں سے رجوع کرتے ہیں۔
4. تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ ان کمیٹیوں اور جرگوں نے اب تک بے شمار مسائل کامیابی کے ساتھ حل کیے ہیں۔
5. جرگوں کے فیصلوں میں خاندانی، معاشرتی، مالی اور دیگر کئی قسم کے تنازعات شامل ہوتے ہیں۔
6. لوگوں کا جرگہ نظام پر اعتماد موجود ہے، کیونکہ اب تک کسی فریق نے جرگے کے اراکین پر دوبارہ اعتراض نہیں کیا۔
7. صلح و مصالحت کا یہ نظام معاشرے میں امن، اتحاد اور باہمی احترام کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔
8. تحقیق کے نتائج سے یہ واضح ہوتا ہے کہ موجودہ دور میں بھی جرگہ اور کمیٹیوں کا نظام مسائل کے حل کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ہے، جس سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔

CC BY

کو عزت ملتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں اس کی ترغیب آئی ہے۔

6۔ یہ فیصلہ آپس میں صلح مصالحت کے ساتھ حل کیا گیا اور اس پر گواہ بھی پیش کی گئی ہیں جو عین شریعت کے موافق ہے"

جس کی تائید کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا"

فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ" (50)

ترجمہ " تو اپنے بھائیوں میں صلح کرادیا کرواور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

فیصلہ نمبر10:

نوعیت: سرکاری املاک کو نقصان پہچانا

بخدمت جناب ایس ایچ او صاحب تھانہ تحصیل خار باجوڑ

عرض ہے کہ ہمارے علاقہ میں واقع موبائل ٹاور کے جنریٹر سے بعض افراد (مالکان ٹاور) نے غیر قانونی طور پر بجلی کا کنکشن لے رکھا ہے اور مسلسل زائد لوڈ اس پر ڈال رہے ہیں، جس کی وجہ سے کمپنی کا جنریٹر متعدد بار خراب ہو چکا ہے۔ اب تک جنریٹر پر تقریباً تین لاکھ کا خرچہ آیا ہے۔ یہ کمپنی والوں کا نقصان بھی ہے اور عام لوگوں بھی نٹ ورک کا مسئلہ ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا افراد کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے، غیر قانونی کنکشن فوری طور پر ختم کی جائے، کمپنی کو پہنچنے والا نقصان بھی ان سے وصول کریں، آئندہ اس طرح عمل کی روک تام کیے جائیں۔ جرگہ ممبران نے یہ فیصلہ سنایا کہ غیر قانونی اور زائد لوڈ بجلی کا کنکشن لینا مکمل طور پر بند ہوگا دونوں مالکان کو سختی سے تنبیہ کی گئی کہ آئندہ اس قسم کی کوئی حرکت نہیں کریں گے اس لیے کہ یہ ظلم اور زیادتی ہے ساتھ سرکاری املاک میں خیانت بھی ہے اس عمل سے مالکان کو گریز کرنا چاہیے، اگر دوبارہ ایسا عمل کیا گیا جس سے جنریٹر کو نقصان پہنچے یا نیٹ ورک متاثر ہو تو اس کا مکمل مالی نقصان ذمہ دار افراد سے وصول کیا جائے گا، اور ان کے خلاف قانونی کاروائی بھی کی جائے گی۔ یہ فیصلہ جرگہ کی موجودگی میں باہمی رضامندی سے کیا گیا اور گواہوں کے سامنے محفوظ کیا گیا تاکہ آئندہ کسی قسم کا تنازعہ نہ ہو۔

گواہ شد: علم زیب ولد نور ذیب: گواہ شد: جمرود ولد

فیصلے کا شرعی جائزہ: Shari Review

یہ فیصلہ درجہ ذیل دلائل کی وجہ سے درست ہیں۔

1۔ قرآن مجید ظلم اور زیادتی سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "

"وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ" (51)

ترجمہ "اور زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

لہٰذا جنریٹر پر لوڈ ڈالنا زیاتی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

2۔ فیصلہ میں دوسروں کے مال کو استعمال کرنے کو خیانت کہا گیا ہے یہ بھی صحیح ہے اس لیے کہ دوسروں کا مال ناحق کھانا حرام ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "

پر نادم اور پشیمان ہے۔ میں تحصیلدار سے معافی طلب کرتا ہوں۔ آئندہ اس قسم کی کوئی خلاف ورزی ہوئی تو وہ اپنے خلاف ہر قسم قانونی کاروائی کو قبول کرے گا۔

گواہ شد: آمان اللہ ولد پاچا: گواہ شد: تاج ولی ولد فضل رحمٰن

فیصلے کا شرعی جائزہ: Shari Review

یہ فیصلہ درجہ ذیل دلائل کی وجہ سے درست ہیں۔

1۔ شرعی اصول کے مطابق عام راستہ میں روکاوٹ ڈالنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ کہ شریعت میں لوگوں کو تکلیف دینے اور راستہ روکنے سے منع کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" (45)

ترجمہ " نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی میں مدد نہ کرو۔

2۔ راستہ بند کرنا جس سے عام لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے یہ جائز نہیں۔ اس کے برعکس حکم ہے کہ راستے سے تکلیف والی چیز کو ہٹانا چاہیے۔ جیسا کہ ایک اور حدیث میں آتا ہے "

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده" (46)

ترجمہ " مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

3۔ اس طرح ایک حدیث میں آتا ہے "

قَالَ اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ. قَالُوا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ « الَّذِى يَتَخَلَّى فِى طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِى ظِلِّهِمْ (47)

ترجمہ " رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو لعنت والے کاموں سے بچو۔ صحابہ نے پوچھا: وہ دو کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی لوگوں کے راستے میں یا ان کے سائے کی جگہ میں تکلیف والی چیز ڈالے۔

راستے کے اپنے حقوق ہیں اس کا خیال رکھنا چاہیے جس کے طرف آپ ﷺ نے ان الفاظ سے اشارہ کیا ہے "

4-" إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِى الطُّرُقَاتِ (48)

ترجمہ " راستے میں بیٹھنے سے بچو۔

تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں بعض اوقات بات چیت کے لیے راستوں میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا اگر ضرور بیٹھنا ہے تو راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ نے پوچھا راستے کا حق کیا ہے؟

تو آپؐ نے فرمایا: نگاہ نیچے رکھنا، لوگوں کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا

5۔ فریق نے چونکہ اپنی غلطی تسلیم کر لی سامان ہٹا دیا اور معافی طلب کی ہے لہٰذا اس سے معافی کا معاملہ کرنا چاہیے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے "

"فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ" (49)

ترجمہ " جو معاف کردے اور اصلاح کرلے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ لہٰذا کسی کو معاف کردینا کمزوری نہیں بلکہ اس

قرآن مجید نے باپ کے حقوق پر بہت زور دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا([41])

ترجمہ "اور تمہارپرودگارنے ارشادفرمایاہے کہ اس کے سواکسی کی عبادت نہ کرواورماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔

ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ان کو اُف تک بھی نہ کہواور انہیں نہ جھڑکو۔ان کو گالی دینا تو بہت بڑا گناہ ہے۔

2۔حدیث پاک میں آتا ہے"

"قال"رضا الرب في رضا الوالد وسخط الرب في سخط الوالد(42)

ترجمہ "اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔

3۔دونوں کے درمیان ایک قسم کا صلح ہواہے اور یہ بھی شریعت میں پسندیدہ ہے"

الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ([43])

ترجمہ " مسلمانوں کے مابین صلح مصالحت کرنا جائز ہے۔

4۔اسلام میں والدین کی نافرمانی کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیاہے اگر بیٹا بلاوجہ اپنے والد کی نافرمانی کرے بد تمیزی کرے یاان کو تکلیف پہنچائے تو یہ عقوق والدین میں شمار ہوتا ہے جو کبیرہ گناہ میں شمار ہوتا ہے۔آپ ﷺ نے اس بارے میں فرمایا ہے"

"ألا أنبئكم بأكبر الكبائر قلنا بلى يا رسول الله قال الإشراك بالله وعقوق الوالدين"([44])

ترجمہ "کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں میں کے بارے میں نہ بتاؤ؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا"اللہ کے ساتھ شرک کرنااور والدین کی نافرمانی کرنا۔

5۔علماء نے لکھاہے کہ اگر بیٹے کے پاس رزق ہے اور باپ محتاج ہے توان کی مالی مدد کرنا واجب ہے۔ماں باپ کی عزت اور ادب واجب ہے۔

فیصلہ نمبر9:

نوعیت: فیصلہ بابت سرکاری سڑک پر تعمیراتی سامان رکھنے کا تنازعہ

فیصلہ/اقرانامہ

فریق اول محمد زاہد ولد حضرت، قوم میاگان مقام عنایت قلعہ بھائی چینہ روڈ

یہ فیصلہ اس طرح طے پایا کہ مسمّٰی محمد زاہد ولد حضرت نے گواہان کی موجودگی میں اقرار کیا کہ انہوں نے اپنے گھر کی تعمیر کے سلسلے میں غیر قانونی طور پر بھائی چینہ روڈ پر سریا اور دیگر سامان رکھ دیا تھا جس کی وجہ سے عام راستہ متاثر ہو رہا تھا۔اسی دوران تحصیلدار ضیاء الدین موقع پر آئے تو فریق کے بعض ساتھیوں نے انہیں نہ پہچاننے کی وجہ سے سخت لہجے میں بات چیت کی۔بعد ازاں جب مقامی پولیس موقع پر آئی اور فریق کو تھانہ حاضر کیا گیا تو فریق نے فوراً سڑک سے تمام سریا اور دیگر سامان ہٹایا اور راستہ صاف کر دیا۔فریق محمد زاہد نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ، یہ کام لاعلمی کی وجہ سے ہوا ہے وہ اپنی غلطی

" وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ([39])

"ترجمہ "اور آپس میں دو منصف گواہ بنالو۔

4۔اگر جھگڑے میں کوئی شخص زخمی ہو جائے تو شریعت میں اس کے لیے قصاص یا دیت کا حق ہوتا ہے، لیکن اگر زخمی شخص خود معاف کرے دے یا صلح کرلے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ایک جگہ قرآن مجید میں ارشاد ہے "

فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ([40])

ترجمہ "مگر جو درگذر کرے اور معاملے کو درست کردے تو اس کا بدلہ اللہ کے زمے ہے۔

فیصلہ نمبر8:

نوعیت: نافرمان بیٹے کے خلاف شکایتی درخواست

بخدمت جناب ایس ایچ او صاحب

بذریعہ : محمد اللہ ولد حاجی محمد وہاب ساکن لرہ بانڈہ : بنام : فرمان اللہ ولد محمد اللہ ساکن لرہ بانڈہ

جناب عالی"

مودبانہ گزارش ہے کہ میں علاقہ باجوڑ کا قدیمی باشندہ اورایک پر امن پاکستانی شہری ہوں۔عرض یہ ہے کہ میرا بیٹا فرمان اللہ نہایت نافرمان اور بداخلاق ہو چکا ہے۔وہ اکثر گھر میں جھگڑا کرتا رہتا ہے اور میرے ساتھ بدتمیزی اور بے ادبی سے پیش آتا ہے۔مزید یہ وہ مجھے باربار سخت اور غلیظ قسم کی گالیاں دیتا ہے اور لڑائی جھگڑا کرتا رہتا ہے۔حالانکہ وہ دینی تعلیم بھی رکھتا ہے اور سمجھ دار بھی ہے۔لیکن اس کے باوجود وہ میرے ساتھ انتہائی نامناسب رویہ اختیار کرتا ہے۔میں نے اسے باربار نصیحت اور سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس نے میری بات کو اہمیت نہیں دی۔میں نے اسے اپنی زمین اور گھر میں حصہ بھی دیا ہے۔مگر اس کے باوجود وہ میرے ساتھ عزت اور احترام سے پیش نہیں آتا۔

لہٰذا جناب عالی سے مودبانہ درخواست ہے کہ میرے بیٹے کو بلا کر اس کو تنبیہ فرمائیں اور قانون کے مطابق اس کے خلاف مناسب کاروائی کی جائے تاکہ آئندہ وہ اس قسم کی حرکتوں سے باز رہے۔

میں آپ کا نہایت شکر گزار رہوں گا۔

محمد اللہ ولد حاجی محمد وہاب

تھانہ والوں نے دونوں فریقین کو بلایا۔دونوں کا بیان سن لیا۔بیٹے کو سمجھایا نصیحت اور تنبیہ دی۔آپس میں صلح مصالحت کی ترغیب دلائی۔باپ کا بیٹے پر جتنے بھی حقوق ہیں سب کا تذکرہ کیا۔آئندہ کے لیے اس سے ضمانت لی کہ وہ والد کا تعبدار رہے گا۔ ۔اس طرح باپ بیٹے کے درمیان صلح کرادی گئی اور آئندہ دونوں فریقین ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں اور باہمی احترام اور محبت کے ساتھ رہیں۔اگر آئندہ کسی فریق کی طرف سے خلاف ورزی ہوئی تو وہ شرعاً ذمہ دار ہوگا۔اور فیصلہ پر گوہ پیش کی گئی۔

گواہ شد : شاہ ولی خان ولد منیر خان : گواہ شد : فضل واحد ولد عزیز الرحمٰن

فیصلے کا شرعی جائزہ: Shari Review

یہ فیصلہ درجہ ذیل دلائل کی وجہ سے درست ہیں۔

1۔اسلام میں والدین کی اطاعت اور احترام بڑی ذمہ داری ہے اور ان کی بے ادبی کرنا سخت گناہ ہے۔

ہے"

"إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ"([35])ترجمہ "مگر یہ کہ تمہاری باہمی رضامندی سے معاملہ ہوں۔لہٰذاجب دونوں فریق راضی ہواوران پر کوئی جبر نہ ہوں توایسا معاملہ جائز ہے۔

4۔یہاں پر دونوں فریقین نے نزاع ختم کردیااوریہ شریعت میں مطلوب ہے۔مسلمان وہ ہے جسے کے شر سے مسلمان محفوظ ہوں۔حدیث پاک میں آپ ﷺ کاارشاد ہے"

"المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده"([36])

ترجمہ "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

فیصلہ نمبر7:

نوعیت: باہمی مصالحت

فریق اول: جاوید ولد دفور خان ساکن خزانہ :فریق دوم : ذاکراللہ ولد عمرداد خان ساکن خزانہ

واقعہ: مورخہ 11/07/2025بوقت 8بجے فریقین کے درمیان معمولی گفتگو کے دوران جھگڑاہوا،جس کے نتیجے میں فریق اول زخمی ہوا۔

فریق اول نے درخواست تھانہ میں دائر کی۔تھانہ والوں نے یہ معاملہ جرگہ ممبران کے سپرد کیا۔جرگہ ممبران نے گواہان کی موجودگی میں فریق اول سے فریق ثانی کو فی سبیل اللہ معاف کرادیا۔فریقین نے عہد کیاکہ وہ مستقبل میں پرامن رہیں گے اور اگر کوئی نقصان ہواتواس کابروقت اطلاع تھانہ کو دی جائے گی۔

فریق اول: جاوید ولد دفور خان سکنہ خزانہ۔فریق دوم: ذاکراللہ ولد عمر ساکن خزانہ

گواہ شد: بہادر خان ولد عاشق سکنہ ماندل: گواہ شد: واجد خان ولد وصیت خان مان

فیصلے کاشرعی جائزہ: Shari Review

یہ فیصلہ مندرجہ ذیل دلائل کی وجہ سے درست ہیں۔

ایک دوسرے کو معاف کرنے کی ترغیب قرآن مجید میں آئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے"

1-وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ([37])

ترجمہ "اور جو صبر کرے اور قصور معاف کردے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

یہاں پر فریق اول نے فریق دوم کو بغیر کسی معاوضہ کے معاف کیاجو شرعی طور پر مستحب اور باعث اجر ہے۔

2۔آپ ﷺ کاارشاد ہے"المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده"([38])

ترجمہ "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

دونوں فریقین نے پرامن رہنے کاعہد کیایہ بھی شرعادرست ہے۔

3۔جرگہ ممبران اور گواہان کی موجودگی"اسلام میں معاہدات اور صلح کے لیے گواہوں کی موجودگی ضروری ہے تاکہ بعد میں کسی جھوٹ اوراختلاف کی گنجائش نہ رہے۔

فیصلہ نمبر6:

نوعیت، جنایت خطا

تحریری اختیار نامہ"

فریق اول : صاحب الرحمٰن ولد نوشاد ساکن جوہڑ قلعہ تنگی سلارزئ: فریق دوم : رحمت اللہ ولد عیسیٰ خان ساکن شماناؤ ناوگئ

ہم بالا فریقین روبرو گواہان اس امر کا اقرار کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ صاحب الرحمٰن (ڈرائیور ایکسلائی) اور رحمت اللہ (ڈرائیور فلڈر موٹر کار) کے درمیان مقام شیخ کلی پل پر گاڑیوں کی آپس میں ٹکر ہوئی، جس سے دونوں گاڑیوں کو کافی نقصان پہنچا۔حالات وواقعات کی تحقیق سے واضح ہوا کہ حادثہ ڈرائیور رحمت اللہ کی تیز رفتاری کے باعث پیش آیا اور غلطی بھی اس کی تھی۔اس کے بعد دونوں کے درمیان تلخ کلامی بھی ہوئی۔تاہم موقع پر موجود عام لوگوں کی مداخلت سے صلح ہو گئی۔چنانچہ باہمی رضامندی سے یہ طے پایا کہ صاحب الرحمٰن رحمت اللہ کے گاڑی کی مرمت کروائے گا۔اس پر دونوں فریقین نے نزاع ختم کر دیا اور ایک دوسرے کے خلاف کوئی قانونی یا پولیس رپورٹ نہ کرنے پر اتفاق کیا۔

یہ سطور اس لیے تحریر ہوئے تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔

دستخط : فریق اول، صاحب الرحمٰن، دستخط : فریق دوم، رحمت اللہ

گواہ شد: سرحد ولد قلندر خان : گواہ شد : حاجی گل کریم

فیصلے کا شرعی جائزہ: Shari Review

یہ فیصلہ درجہ ذیل دلائل کی وجہ سے درست ہے۔

یہ معاملہ شرعا جنایت خطا اور ضمان کے باب سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ جان بوجھ کر نقصان نہیں ہوا ہے بلکہ تیز رفتاری کی وجہ سے ہوا اور یہ لاپرواہی ہے اور شریعت میں اس پر ضمان ہے۔اس لئے کہ فقہی قاعدہ ہے"

"كَانَ الضَّمَانُ عَلَى الْمُتَعَدِّي"([32])ترجمہ"جو تعدی کرے گا وہ ضامن ہوتا ہے۔

لہٰذا جس ڈرائیور کی غلطی ثابت ہو، اس پر نقصان کی تلافی لازم ہوتی ہے۔

دوسرا قاعدہ ہے کہ کسی کو نقصان پہنچانے سے بچنا چاہیے"

"الْقَاعِدَةُ الْخَامِسَةُ: الضَّرَرُ يُزَالُ"([33])ترجمہ" پانچواں قاعدہ، نقصان کو دور کیا جائے گا۔

2۔دونوں فریقین نے باہمی رضامندی سے صلح کر لی، اور صاحب الرحمٰن نے گاڑی ٹھیک کرنے کی ذمہ داری لے لی۔یہ شرعا درست ہے اس لیے کہ "

" الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ([34]) ترجمہ" مسلمانوں کے مابین صلح مصالحت کرنا جائز ہے۔

لیکن صلح میں چند شرائط ضروری ہیں کہ صلح میں ظلم نہ ہوں، فریقین راضی ہوں، حرام کو حلال نہ بنایا جائے۔اس معاملہ میں یہ شرائط پوری ہیں۔

3۔فیصلہ باہمی رضامندی سے حل ہوا ہے اور اس طرح معاملات میں رضامندی کو جائز قرار دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ

ترجمہ "اور صلح کرنا بہتر ہے۔

قسط وار ادئیگی بھی جائز ہے۔اس معاملہ میں علاقائی مشران نے قرآنی حکم پورا کیا ہیں کہ اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ۔

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ([27])

ترجمہ "یقینا مومن تو آپس میں بھائی ہیں پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ۔

صلح کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے"

الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلاَّ صُلْحًا حَرَّمَ حَلاَلاً، أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا، وَالمسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ، إِلاَّ شَرْطًا حَرَّمَ حَلاَلاً، أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا([28])

ترجمہ "مسلمانوں کے مابین صلح مصالحت کرنا جائز ہے مگر وہ صلح جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کردے وہ ناجائز ہے۔

3۔اگر چوٹ معمولی ہو اور فریقین ایک دوسرے کو معاف کردے تو قصاص یا ضمان ان سے ساقط ہوتا ہے۔اس بارے میں قرآن مجید میں ارشاد بارے تعالیٰ ہے"

"فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ" ([29])

ترجمہ "جو معاف کردے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔

لہٰذا فریقین کا ایک دوسرے کو معاف کرنا باعث اجر ہے۔

4۔اس صلح میں ایک دوسرے کو معاف کیا گیا ہے اس کا بھی قرآن مجید میں ترغیب آئی ہے"

وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى"([30])

ترجمہ "اور اگر تم معافی کریں تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

5۔اس فیصلہ میں جانبین نے یہ بھی کہا ہیں کہ ہم ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہچائیں گے اور یہ مسلمان کی پہچان ہے۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے"

"المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده"([31])

ترجمہ "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان کو زبان یا ہاتھ کے ذریعے اذیت پہنچانا شرعا ممنوع ہے لہٰذا فریقین کے درمیان جو نزاع اور تلخ کلامی واقع ہوئی ،وہ شرعا ناپسندیدہ تھی اور اس کا ختم کرنا مطلوب شریعت تھا۔اس لیے فریقین کے درمیان باہمی رضامندی سے صلح کرلینا آئندہ امن برقرار رکھنے کا عہد کرنا اور ایک دوسرے کو ایذا سے محفوظ رکھنے پر اتفاق کرنا اس حدیث کے تقاضوں کے عین موافق ہے۔

سم

ہم بالا فریقین جو آپس میں ہمسایہ ہیں، روبرو گواہان اور علاقائی مشران اس امر کا اقرار واعتراف کرتے ہیں کہ آج ہمارے درمیان بچوں کی وجہ سے جھگڑا اور تلخ کلامی ہوئی۔ جس کے نتیجے میں معمولی نوعیت کی چوٹیں آئیں۔ اس کے بعد علاقائی مشران نے باہمی مصالحت کی کوشش کی وراوران کی کاوشوں سے ہم دونوں فریقین خوش دلی سے راضی نامہ پر متفق ہوگئے۔ چنانچہ ہم فریقین ایک دوسرے کو فی سبیل اللہ معاف کرتے ہیں اور آئندہ ایک دوسرے کے خلاف کسی قسم کی قانونی چارہ جوئی نہیں کریں گے۔ ہم اس بات کے بھی پابند ہوں گے اور امن وامان سے رہیں گے۔ یہ چند سطور بطور ثبوت تحریر کی گئیں تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں۔

دستخط فریق اول: عالم زیب ولد محمد حضرت۔ دستخط فریق دوم: مجاہد خان ولد احسان اللہ

گواہ شد: محمد اسرار ولد بلند: گواہ شد اکرام اللہ ولد احسان اللہ

فیصلے کا شرعی جائزہ: Shari Review

یہ فیصلہ درجہ ذیل دلائل کی وجہ سے درست ہیں۔

1۔ یہ فیصلہ اہل اختیار کی طرف لوٹایا گیا ہے اور شریعت نے بھی ہمیں اس طرح بتایا ہے "

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ([23])

ترجمہ "پھر اگر کسی بات میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو اس میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔

علماء نے لکھا ہے کہ عملی طور پر یہ قاضی اور اہل حل وعقد کی طرف رجوع بھی اس میں شامل ہے۔

صحابہ کرام کے درمیان جب بھی اس طرح مسائل آتے تھے تو آپ ﷺ کے طرف رجوع کرتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد ہے "

إنما أنا بشر وإنكم تختصمون إلي ولعل بعضكم أن يكون ألحن بحجته من بعض وأقضي له على نحو ما أسمع فمن قضيت له من حق أخيه شيئا فلا يأخذ فإنما أقطع له قطعة من النار([24])

ترجمہ "میں بھی ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو۔ ممکن ہے تم میں سے کوئی اپنے دلائل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ چالاک ہو، تو میں اس کے حق میں فیصلہ کردوں جو میں سنوں پس جس کے لیے میں اس کے بھائی کے حق میں سے کوئی چیز فیصلہ کردو وہ اسے ہرگز نہ لے، کیونکہ میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں۔

فقہاء نے بھی لکھا ہے کہ مسائل کو حاکم کے پاس لے جائے "

"لِأَنَّ حُكْمَ الْحَاكِمِ يَرْفَعُ الْخِلَافَ ([25])

ترجمہ "حاکم کا فیصلہ اختلاف کو ختم کر دیتا ہے۔

2۔ اسلام میں باہمی جھگڑوں کو صلح کے ذریعے ختم کرنا نہایت اچھا عمل ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے "

وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ([26])

عدل کرنے اور بیوی کے حقوق ادا کرنے کا وعدی کیا، جس پر نزاع ختم ہوا۔

دستخط " سلطان زیب ولد عالم زیب، عرفان ولد خان بہادر

گواہ شد: جاوید ولد خان بادشاہ: گواہ شد: سلیمان ولد نور محمد

فیصلے کا شرعی جائزہ:Shari Review

یہ فیصلہ درجہ ذیل دلائل کی وجہ سے درست ہے"

1۔اسلام میں خاوند پر لازم ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اس کو بغیر کسی عذر کے تنگ نہ کرے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے"

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ([19])

ترجمہ "اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو۔لہٰذا ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنا چاہیے۔

2۔اگر کسی شخص کی ایک سے زائد بیویاں ہوں تو اس پر واجب ہے کہ وہ ان کے درمیان عدل کرے، رہائش ، سکنہ اور باری میں ان کے درمیان عدل سے کام لے۔ فقہ حنفی کا اصول ہے کہ ان امور میں برابری واجب ہے۔ایک بیوی کو کمرہ دینا اور دوسری کو محروم کرنا ظلم ہے۔اگر عدل نہیں کر سکتا تو ایک سے زیادہ بیویوں سے منع فرمایا ہے"

"فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً"([20])

ترجمہ "اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ کئی عورتوں انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی عورت سے نکاح کرو۔

لہٰذا تعداد ازدواج عدل کے ساتھ مشروط ہے۔

3۔شوہر پر بیوی کے لیے مناسب رہائش مہیا کرنا واجب ہے۔اگر وہ بیوی کو جدا اور محفوظ رہائش نہ دے تو وہ حق سکنی میں کوتاہی کا مرتکب ہوگا۔ حدیث پاک میں عدل نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے"

من كانت له امرأتان فمال إلى إحداهما جاء يوم القيامة وشقه مائل([21])

ترجمہ "جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف جھک جائے، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا۔

4۔بیوی کو ادب کے دائرے میں مارا جا سکتا ہے لیکن بلاوجہ ڈرانا دھمکانا منع ہے چاہیے مزاح میں کیوں نہ ہوں" جیسا کہ حدیث میں آیا ہے"

"لایحل لمسلم أن يروع مسلما([22])

"ترجمہ "کسی مسلمان کو ڈرانا حلال نہیں ہے۔

لہٰذا بیوی کو جان بوجھ کر خوف میں مبتلا کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

فیصلہ نمبر5:

نوعیت: بچوں کی وجہ سے آپس میں لڑائی

فریق اول: عالم زیب ولد محمد حضرت ساکن جنت شاہ لوئی سم :فریق دوم: مجاہد خان ولد احسان اللہ ساکن جنت شاہ لوئی

ترجمہ "اے ایمان والو" اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لو اور گھر والوں پر سلام نہ کرو۔

2۔ مسلمان کا مال دوسرے مسلمان کے لیے بغیر اجازت لینا حرام ہے "اس کے بارے میں آپ ﷺ کے بہت سے ارشادات ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے

""كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه([15])

ترجمہ "ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

3۔ شریعت میں کسی کی ملکیت میں اس کی اجازت کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں ہے حدیث میں آتا ہے"

لا يحل مال امرئ مسلم إلا بطيب نفس منه([16])

ترجمہ "کسی مسلمان کا مال اس کی دلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔

فریق اول نے بلااجازت مداخلت کی جو درست نہیں تھی۔ لیکن معاملہ صلح سے ختم ہوا جو شرعا درست ہے۔

4۔ اجازت کے بغیر کسے کی ملکیت دخل اندازی ظلم ہے اس سے شریعت میں منع آیا ہے"

يا عبادي إني حرمت الظلم على نفسي وجعلته بينكم محرما([17])

ترجمہ "اے میرے بندو" میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے۔

ترجمہ "لوگ اپنے اموال پر بااختیار ہیں۔

7۔ فیصلہ میں گواہ بھی موجود ہیں جس کا شریعت میں حکم آیا ہے تاکہ آئندہ کے لیے پکا ثبوت ہوں۔

" وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ([18])"ترجمہ "اور آپس میں دو منصف گواہ بنالو۔

فیصلہ نمبر 4:

نوعیت: بیوی کو ہراسان کرنے اور دھمکانے کے خلاف کاروائی کی درخواست

بخدمت جناب SHOS صاحب تھانہ لوئی سم ضلع باجوڑ

درخواست گزار: سلطان زیب ولد عالم زیب ساکن جنت شاہ

بذریعہ: عرفان ولد خان بہادر ساکن جنت شاہ

گزارش کی جاتی ہے کہ میں علاقہ باجوڑ کا رہائشی ہوں۔ مذکورہ شخص نے میری بہن کے ساتھ نکاح کیا ہے۔ نکاح کے شروع ہی دن سے وہ میری بہن کو بلا وجہ تنگ کرتا ہے اور گھر میں جھگڑا کرتا رہتا ہے۔ مختلف بہانے بنا کر اسے ذہنی اور جسمانی اذیت دیتا ہے۔ ساتھ اس کی پہلی بیوی بھی موجود ہے اور میری بہن اس کی دوسری بیوی ہے، مگر وہ دونوں کے درمیان عدل قائم نہیں کرتا۔ پہلی بیوی کو مکمل حقوق دیتا ہے جبکہ میری بہن کو اس کی شرعی حقوق حتیٰ کہ رہائش کے لیے مناسب کمرہ بھی فراہم نہیں کرتا۔ مزید وہ ڈرانے دھمکانے کے لیے پستول نکالتا ہے جس سے میری بہن خوف وہراس میں مبتلا کر رہتی ہے۔ لہٰذا آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ بالا شخص کو تھانہ طلب کر کے اس کے خلاف قانونی کاروائی فرمائی جائے اور میری بہن کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ معاملہ تھانہ میں پیش ہوا جہاں پر فریقین کے درمیان مصالحت کرائی گئی۔ شوہر نے آئندہ دونوں بیویوں کے درمیان

بہادے۔

لیکن اس صورت میں جنایت والے کو معافی ملی ہے لہٰذا کچھ لازم نہیں ہوگا۔

دیت دینے کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے الا ان یصد قوا مگر یہ کہ وہ دیت کو معاف کردے تو معاف ہو سکتا ہے۔یہی اصول زخم میں بھی جاری ہوتا ہے۔

3۔اس طرح مجنی علیہ کے طرف سے معاف کرنا معتبر ہے "ارشاد باری تعالیٰ ہے "

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ([12])

ترجمہ "اور اگر قاتل کو اس کے مقتول بھائی کے قصاص میں سے کچھ معاف کر دیا جائے تو وارث مقتول کو پسندیدہ طریق سے قرارداد کی پیروی کرے یعنی مطالبہ خون بہا کرنا اور قاتل کو خوش خوئی سے ادا کرنا چاہیے۔

4۔یہاں فیصلہ صلح سے حل ہوا ہے یہ بھی شرعا درست ہے صلح کرانے کا قرآن اور سنت میں ترغیب آئی ہے "

الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلاَّ صُلْحًا حَرَّمَ حَلاَلاً، أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا، وَالمسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ، إِلاَّ شَرْطًا حَرَّمَ حَلاَلاً، أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا([13])

ترجمہ "مسلمانوں کے مابین صلح مصالحت کرنا جائز ہے مگر وہ صلح جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کردے وہ ناجائز ہے۔

اس فیصلے کا نتیجہ یہ ہے کہ بسم اللہ بری الذمہ ہے اس پر کوئی گناہ نہیں۔اس سے مالی ضمان بھی ساقط ہے۔صلح کے بعد نزاع مکمل طور پر ختم ہوا۔آئندہ اگر کوئی مسئلہ پیش آیا تو یہ مذکورہ گواہان کو ملامت ثابت ہوں گے۔

فیصلہ نمبر3:

نوعیت: گھریلوی تنازعہ

اختیار نامہ"

فریق اول: بی بی مریم زوجہ حبیب اللہ ساکن جنت شاہ: فریق دوم: مجاہد اور وحید ساکنان جنت شاہ

بیان یہ ہے کہ دونوں فریقوں کے درمیان پہلے تلخ کلامی ہوئی، جس کے بعد باہمی جھگڑا پیش آیا۔تاہم اس واقعہ میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔یہ معاملہ تھانہ میں پیش کیا گیا، اور نوعیت کے اعتبار سے گھریلوی تنازعہ تھا۔مزید یہ کہ فریق دوم نے فریق اول کے کھیت میں بغیر اجازت داخل ہو کر مداخلت کی۔بعد آذاں مشران علاقہ کے جرگہ کے ذریعے دونوں فریقین کے درمیان صلح کرادی گئی، جس پر فریقین راضی ہوگئے۔فریق اول اپنی جائیدا کی خود مالک ہے، لہٰذا وہ اپنی فصل یا پیداوار میں سے جسے چاہیے دے سکتی ہے اس پر کسی کو اعتراض کا حق نہیں۔

گواہ شد: سلیمان ولد تاج: گواہ شد: سید محمد ولد جان محمد

فیصلے کا شرعی جائزہ:Shari Review

یہ فیصلہ درجہ ذیل دلائل کی وجہ سے درست ہے۔

1۔اللہ تعالیٰ نے کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخلہ منع فرمایا ہے لیکن اس میں کھیت اور زمین بھی داخل ہے "

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا"([14])

"فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا"([7])

ترجمہ "پس ایک منصف مرد کے خاندان سے اور ایک منصف عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔

فریقین کا عہد کہ نکاح اور رشتہ اسلامی بنیاد پر قائم رہے گا یہ بھی شرعا درست ہے۔

3۔فریقین کا جرگہ اور باہمی رضامندی سے مسئلہ حل کرنا شریعت کے عین مطابق ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے "

وَالصُّلْحُ خَيْرٌ([8])

ترجمہ :اور صلح کرنا بہتر ہے۔قسط وار ادئیگی بھی جائز ہے۔

4۔شریعت میں ظلم کرنے والے کو سزا دیناحاکم وقت اور عدالتی نظام کا حق ہے لہٰذا یہ شرط کہ تشدد کرنے والے کو قانون کے مطابق سزا دی جائے گی شرعا درست ہے۔اس بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے "

"قال إنما الإمام جنة يقاتل من ورائه([9])ترجمہ "آپ ﷺ نے فرمایا حاکم ڈھال ہے اس کے پیچھے سے قتال کیا جاتا ہے۔اور اس کے ذریعے سے حفاظت حاصل کی جاتی ہے۔

فیصلہ نمبر2:

نوعیت،جنایت خطا

اقرار نامہ "

میں مسمّٰی بسم اللہ ولد فضل ربی ساکن دربنوناوگئی روبرو ذیل ضامنان اس امر کے اقرار کرکے لکھ دیتے ہیں کہ مجھ سے امروز بوقت 9:00بجے بمقام لوئی سم ڈاگ گاڑی سوزکی کے ٹکر سے ایک چھوٹا بچہ یحیٰی خان ولد محمد ظاہر سکنہ جنت شاہ تحصیل خار عمر12سال لگ کر معمولی زخمی ہوا ہے۔ہمارے اور فریق مخالف خاندان کے درمیان روبرو گواہان راضی نامہ ہوا مذکورین نے وقوع ایک ناگہانی آفت قرار دیکر مجھے فی سبیل اللہ معاف کیا۔اب میں تھانہ سے میراذاتی گاڑی ازقسم سوزکی سفید رنگ ماڈل 1994ذیل افراد کی ضمانت پر لے جاتا ہوں۔جب بھی حکومت کو میری یا گاڑی کی دوبارہ ضرورت ہوگی میں اپنے ضامنوں کے ذریعے حاضر ہونے کا پابند ہوں گا۔

گواہ شد:بسم اللہ ولد فضل ربی ساکنان ناوگئی درنبو:گواہ شد:شیر رحمٰن الدین ولد محمد زمین

فیصلے کا شرعی جائزہ: Sarah Review

یہ فیصلہ درجہ ذیل دلائل کی وجہ سے جائز ہے"

1۔یہ شرعی لحاظ سے خطا ہے اور خطا میں جب نقصان ہوجائے تو اس پر ضمان لازم ہوتا ہے اس لیے ایک فقہی اصول ہے "

الخطایوجب الضمان دون الاثم"([10])

خطا میں ضمان ہوتا ہے اور اس سے معافی جائز ہے۔خطا میں شریعت نے دیت لازم کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے"

2۔وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ([11])

ترجمہ "اور جو غلطی سے بھی مومن کو مار ڈالے تو وہ ایک مسلمان غام آزاد کردے اور مقتول کے وارثوں کو خون

تشدد کی،راور بدسلوکی کے ساتھ پیش آتے ہیں لہذا آپ صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے کہ مذکورہ افراد کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے تاکہ آئندہ پھر پریشانی نہیں ہو گی۔

سائل: سرفراز ولد محمد یار خان ساکن میاگانو کلے؛شناخت کارڈ نمبر۔21103.2749901.5

ایس ایچ او نے فیصلہ جرگہ ممبران کے حوالہ کیا۔ممبران نے دونوں فریقین سے اختیار نامہ لیا۔اس کے بعد درجہ ذیل شرائط کے ساتھ ان کو فیصلہ سنایا۔جس پر دونوں رضامند ہوگئے۔

1۔سرزمین کی بیٹی کارشتہ فراز کے ساتھ طے پایاہے۔

2۔لیاقت کی بہن کی شادی بدستور محمد زمین کے ساتھ قائم رہے گی۔

3۔دونوں کاخاندانوں کے درمیان رشتہ داری کا تعلق اسلامی اصولوں کے مطابق برقرار رکھاجائے گا۔

4۔شوہر کے علاوہ اگر کوئی دیور، سسر یادیگر رشتہ دار آئندہ مسمات میمونہ کے ساتھ بدتمیزی، یالڑائی کرے گاتواسے ملزم تصور کیاجائے گااوراس کے خلاف قانون کے مطابق کاروئی کی جائی گی۔

5۔آیندہ اگر کوئی مسئلہ یاتنازعہ پیش پیداہواتواس کی اطلاع جرگہ کودی جائے گی تاکہ ماہمی مشاورت سے حل نکالا جاسکے۔یہ فیصلہ دونوں فریقین کو بخوشی قبول ہے۔

فریق اول: سرزمین خان ولد عبدالحمید:فریق دوم: لیاقت ولد یار محمد

گواہ شد: چیئیر میں لیاقت: گواہ شد: غوث الرحمٰن

فیصلے کا شرعی جائزہ: Shari Review

یہ فیصلہ درجہ ذیل دلائل کی بنیاد پر صحیح ہے"

1۔شریعت اسلامی میں عورت پر ظلم، تشدداور بدسلوکی حرام ہے آپ ﷺ اس بارے میں فرمایاہے"

"قال " خيركم خيركم لاهله وأنا خيركم لاهلي ([4])

ترجمہ "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں تم سب میں اپنے اہل خانہ کے لیے سب سے بہتر ہوں۔"

قرآن مجید میں ارشاد ہے"

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ([5])

ترجمہ "اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو۔

لہذادیور، سسر، یاکسی بھی غیر شوہر کا عورت پر ہاتھ اٹھانہ شرعاناجائزاور قابل تعزیر جرم ہے۔ضرر دینے سے منع آیاہے"

"لا ضرر ولا ضرار "([6])

"ترجمہ "نہ خود نقصان اٹھاؤاور نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ۔

2۔میاں بیوی کے نکاح کو برقرار رکھنااور فتنہ وفساد سے بچاناشرعامطلوب ہے۔جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے"

ہیں۔ ایسے تنازعات معاشرتی سکون کو متاثر کرتے ہیں، اس لیے شریعت صلح، برداشت اور حکمت سے حل کی ترغیب دیتی ہے۔

4۔ بیوی کو ہراساں اور دھمکانے کے خلاف شکایت

یہ مسئلہ ازدواجی زندگی میں ظلم، دباؤ یا ذہنی ہراسانی سے متعلق ہے۔ اسلام عورت کے احترام، تحفظ اور حسنِ معاشرت کا حکم دیتا ہے اور ظلم وزیادتی کی مذمت کرتا ہے۔

5۔ بچوں کی وجہ سے آپس کی لڑائی

بعض اوقات بچوں کے جھگڑے خاندانوں یا پڑوسیوں کے درمیان بڑے تنازعات کا سبب بن جاتے ہیں۔ ایسے مسائل میں اصلاحی کمیٹیاں صلح، معافی اور باہمی تعاون کے ذریعے معاملات حل کرتی ہیں۔

6۔ جنائی تنازع کا خاتمہ

یہ مسئلہ فوجداری نوعیت کے جھگڑوں اور ان کے اصلاحی حل سے متعلق ہے۔ اسلامی قانون میں قصاص، دیت اور صلح کے اصولوں کے ذریعے معاشرتی امن قائم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

7۔ جراحی مصالحت

جسمانی نقصان یا زخمی کرنے کے واقعات میں فریقین کے درمیان صلح کرانا جراحی مصالحت کہلاتا ہے۔ شریعت میں ایسے معاملات میں انصاف، دیت اور معافی کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔

8۔ نافرمان بیٹی کے خلاف شکایت

یہ مسئلہ خاندانی نظم وضبط، والدین کی اطاعت اور معاشرتی اقدار سے متعلق ہے۔ اسلام والدین کے احترام اور اولاد کی تربیت پر خاص زور دیتا ہے۔

9۔ تعمیراتی سامان اور مالی تنازع

اس نوعیت کے مسائل لین دین، تعمیراتی اخراجات یا سامان کے دعووں سے متعلق ہوتے ہیں۔ شریعت دیانت، واضح معاہدات اور انصاف پر مبنی فیصلوں کی تعلیم دیتی ہے۔

10۔ استعمالی اشیاء کو نقصان پہنچانا

یہ مسئلہ کسی کی ملکیت یا استعمالی سامان کو نقصان پہنچانے سے متعلق ہے۔ اسلامی قانون میں دوسروں کے مال کے تحفظ اور نقصان کی صورت میں ذمہ داری کا واضح تصور موجود ہے۔

فیصلہ نمبر 1:

نوعیت: دیور کا عورت پر تشدد

بخدمت جناب SHO تھانہ لوئی سم

بذریعہ: سرفراز ولد محمد یار خان ساکن میاگانو کلے بنام: نقاب ولد سرزمین

جناب عالی"

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میری بہن مسمات میمونہ کی شادی تقریبا اٹھارہ سال قبل محمد زمین کے ساتھ ہوئی ہے۔ میری بہن کا شوہر محمد زمین اس وقت کراچی میں ہے۔ یہ کہ فریق ثانی کے بعض افراد (دیوران) کی جانب سے میری بہن کے ساتھ

موضوع کا تعارف:

انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے۔اس لفظ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسانوں کے درمیان اختلافات اور جھگڑے پیدا ہوتے رہیں گے، لیکن ان کا بہترین حل باہمی صلح و مصالحت میں ہے۔اس تحقیقی کام میں ضلع باجوڑ میں قائم مختلف کمیٹیوں کے فیصلوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ان کمیٹیوں میں ڈی آر سی، تھانوں کے تحت لوکل کمیٹیاں اور ضلع باجوڑ میں علماء کی کمیٹی شامل ہیں۔اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ثالثین نے لوگوں کی خیر خواہی اور انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلے کیے ہیں۔مزید یہ کہ ان فیصلوں کی مختلف نوعیتوں اور ان کے شرعی پہلوؤں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے اور یہ بھی معلوم کیا ہے کہ یہ فیصلے قرآن وسنت کے کس حد تک موافق ہیں۔

ہمیں ان مسائل کو آپس کی مصالحت سے حل کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے"

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ"([1])

ترجمہ "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں صلح کرادو پھر اگران میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے پھر اگر وہ پر جوع لائے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرواد و اور عدل کرو، بیشک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح کے متعلق ارشاد فرمایا:"سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کرادینا ہے۔([2])ایک اور موقع پر فرمایا: کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے بھی افضل عمل نہ بتاؤں؟صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: "یارسولَ اللہ ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ضرور بتایئے"

ارشادفرمایا:" قال " إصلاح ذات البين وفساد ذات البيت الحالقة([3])

ترجمہ "وہ عمل آپس میں روٹھنے والوں میں صلح کرادینا ہے کیونکہ روٹھنے والوں میں ہونے والا فساد بھلائی کو ختم کردیتا ہے۔

مسائل کا مختصر تعارف"

1۔ زیور اور عورت کے حقوق کا تنازع

یہ مسئلہ عورت کے زیورات، ملکیت اور گھریلو حقوق سے متعلق ہے۔عموماً شادی یا خاندانی اختلافات کے دوران زیور کی ملکیت پر تنازع پیدا ہوتا ہے۔اس نوعیت کے معاملات میں شریعت عورت کے مالی حقوق کے تحفظ پر زور دیتی ہے۔

2۔جنایت کے خاتمہ کا مسئلہ

اس مسئلے میں فریقین کے درمیان جرائم یا سنگین تنازعات کے بعد صلح اور دشمنی کے خاتمے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلامی تعلیمات معافی، دیت، اور اصلاح ذات البین کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔

3۔گھریلو تنازع

گھریلو جھگڑے میاں بیوی، سسرال یا خاندان کے دیگر افراد کے درمیان پیدا ہونے والے اختلافات پر مشتمل ہوتے

OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴾International Journal of Islamic Thought﴿
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:5, Issue: 1, Jan -March 2026 PP: 224-242

ضلع باجوڑ میں معاشرتی تنازعات ومسائل کے حل کا ایک شرعی جائزہ

A Shariah Review of the Resolution of Social conflicts and Issues in District Bajaur

Azmatullah
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, AWKUM
Email: azmatullah197900@gmail.com

Dr. Muhamad Zubair
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, AWKUM
Email: Zubair@awkum.edu.pk

Abstract

This study presents an analytical examination of social, domestic, financial, and criminal disputes in District Bajaur in the light of Islamic teachings. It explains how local jirgas, reconciliation committees, and community elders resolve conflicts through mutual understanding, compromise, justice, forgiveness, and peaceful settlement. The research highlights the importance of reconciliation (Sulh) in Islam with references from the Qur'an and Sunnah and presents the Prophet Muhammad ﷺ as a practical model of mediation and conflict resolution. Furthermore, the study analyzes eleven practical cases, including family disputes, property and jewelry conflicts, domestic violence, children's disputes, and other community issues. The research concludes that Islamic teachings and local reconciliation systems play a significant role in promoting peace, social harmony, and stability in society.

Keywords: Shariah, Social conflicts, Bajaur.